66017 ـ امام کا صف کے آگے اور وسط میں کھڑا ہونا سنت ہے

سوال

امام کے پیچھے صفیں کیسے بنائی جائیں، کیا اس کے دائیں طرف سے یا کہ درمیان سے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنت یہ ہے کہ امام صف آگے اور وسط میں کھڑا ہو، اور امام کے پیچھے مباشرتا صف شروع کی جائے، اور پھر دائیں بائیں صف کو پورا کیا جائے، لیکن اگر دائیں طرف کچھ صف زیادہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" امام کو وسط میں رکھو، اور خالی جگہ پر کرو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (681).

فیض القدیر میں مناوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یعنی: امام کو صف کے درمیان میں رکھو تا کہ اس کے دائیں بائیں والے سب قرب اور سماعت کا حصہ حاصل کر سکیں" انتہی.

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور کچھ دوسری صحیح احادیث بھی آئی ہیں جن کا ظاہر اس ضعیف حدیث کی دلالت پر دال ہے کہ امام صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو گا.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عتبان بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں آئے اور فرمانے لگے:

" تم اپنے گھر میں کہاں پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں ؟

وہ کہتے ہیں: میں نے ایك جگہ کی طرف اشارہ کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (424) صحیح مسلم حدیث نمبر (33).

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ کو کھانے کی دعوت دی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا اور فرمانے لگے:

" اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں "

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے میں اور ایك یتیم بچے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور ہمارے پیچھے بڑھیا نے صف بنائی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں اور پھر چلے گئے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (380) صحیح مسلم حدیث نمبر (33).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی عنہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور وضوء کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر کے کھڑا کر دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3014).

حدیث کے الفاظ: " ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی "

اور " میں نے اور ایك یتیم بچے نے ان کے پیچھے صف بنائی "

اور " حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا"

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ کے بالکل پیچھے تھے، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے آگے اور وسط میں تھے.

شوكانی رحمہ اللہ تعالی عنہ نے " السیل الجرار " میں کہا ہے:

" دو اور دو سے زیادہ امام کی سمت میں اس کے پیچھے کھڑے ہونگے.

کہ وہ دونوں اس کی سمت میں ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اور اگر وہ دونوں امام کی سمت میں نہیں بلکہ ایك سائڈ میں کھڑے ہوں تو وہ اس کے پیچھے نہیں کھڑے ہوئے " انتہی.

دیکھیں: السیل الجرار (1 / 261).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" اور مستحب یہ ہے کہ امام صف کے آگے وسط میں کھڑا ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" امام کو وسط میں رکھو، اور خالی جگہ پر کرو "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (2 / 27).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب وغیرہ پہلی صف کے استحباب اور اس کے ابھارنے متفق ہیں، اس سلسلے میں بہت سی صحیح احادیث وارد ہیں، اور امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کے استحباب اور صفوں میں خالی جگہ پر کرنے، اور پہلے اگلی صفوں کو پورا کرنے کے بعد پھر دوسری صف بنانے پر متفق ہیں.

پہلی صف مکمل ہونے سے پہلے دوسری صف بنانی مشروع نہیں، اور صف کو برابر کرنے کے استحباب کی بنا پر صف سے نہ تو کوئی شخص اپنا سینہ آگے نکالے، اور نہ ہی وہ دوسروں سے پیچھے کھڑا ہو، اور امام کو صف کے درمیان کھڑا کرنا اور اس کے پیچھے دونوں طرف صف برابر کرنا مستحب ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 192).

اور الموسوعة الفقهية میں ہے:

" صف کے آداب میں شامل ہے کہ خالی جگہیں پر کی جائیں، اور پہلی صف مکمل ہونے سے قبل دوسری صف شروع نہ کی جائے، اور اگر صف میں وسعت ہو تو صف میں داخل ہونے والے کے لیے جگہ بنائی جائے، اور امام

صف کے وسط میں اور مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہوں " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (27 / 37).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

صفوف کی برابری میں ہے کہ: صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل ہے، لیکن یہ مطلقا نہیں؛ جیسا کہ پہلی صف میں ہے، اس لیے کہ اگر یہ مطلقا ہو جیسا کہ پہلی صف میں ہے؛ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: " پہلے صف کا دایاں حصہ مکمل کرو " جیسا کہ فرمایا: " پہلے پہلی صف مکمل کرو، اور پھر اس کے بعد والی "

اور جب یہ مشروع نہیں کہ دائیں طرف مکمل ہونے سے قبل بائیں طرف نہ کھڑا ہوا جائے، تو ہم شریعت کے اصول کو دیکھتے ہیں کہ بائیں جانب کے متعلق کیا ہے ؟

ہم دیکھتے ہیں کہ اگر دایاں اور بایاں حصہ برابر ہو یا پھر تقریبا برابر ہو تو اس حالت میں صف کا بایاں حصہ افضل ہو گا، جیسے دائیں جانب پانچ افراد ہوں اور بائیں جانب بھی پانچ اور گیاروا‌ں شخص آئے تو ہم اسے کہینگے کہ دائیں جانب کھڑے ہو کیونکہ برابر ہونے کی صورت میں دائیں طرف افضل ہے، یا تقریبا برابر ہونے کی صورت میں بھی، کہ صف کے دائیں اور بائیں طرف میں کوئی فرق واضح نہ ہوتا ہو.

لیکن دوری کی صورت میں بلا شك بائیں طرف امام کے قریب ہونا دائیں طرف دور ہونے سے افضل ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ: شروع میں یہ مشروع تھا کہ تین افراد ہونے کی شکل میں امام ان کے درمیان کھڑا ہو، یعنی دونوں افراد کے مابین، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ دائیں طرف مطلقا افضل نہیں؛ کیونکہ اگر یہ مطلقا افضل ہوتی تو پھر دونوں افراد امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا افضل تھا، لیکن مشروع یہ تھا کہ ایك شخص امام کے دائیں اور ایك بائیں کھڑا ہو تا کہ امام درمیان میں کھڑا ہو، اور دونوں طرفوں میں کوئی ظلم نہ ہو" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 10).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا امام کے پیچھے صف دائیں طرف سے شروع کي جائيگی یا کہ امام کے پیچھے سے ؟

اور کیا دائیں بائیں صف میں توازن برقرار رکھنا مشروع ہے، کہ یہ کہا جائے صف برابر کرو، جیسا کہ بہت سے آئمہ کرام کرتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صف امام كے بالكل پيچھے وسط سے شروع كى جائيگى، اور ہر صف كا داياں حصہ افضل ہے، واجب يہ ہے كہ پہلى صف مكمل ہونے كے بعد ہى دوسرى صف بنانى شروع كى جائے، اور دائيں طرف لوگ زيادہ ہوں تو اس ميں كوئى حرج نہيں، اور اسے برابر كرانے كى كوئى ضرورت نہيں، بلكہ اس كا حكم دينا خلاف سنت ہے.

ليكن دوسرى صف اس وقت نہيں بنانى چاہيے جب تك پہلى صف مكمل نہ ہو جائے، اور نہ ہى تيسرى صف حتى كہ دوسرى صف مكمل ہو جائے اور باقى صفيں بھى اسى طرح شروع كى جائيں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اس كا حكم ثابت ہے " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (12 / 205).

واللہ اعلم .